* ڈاکٹر محمد عاصم چودھری
** ڈاکٹر محمد ارشد اویسی

پنجابی سے اردو نثری تراجم: تحقیقی جائزہ

(Punjabi to Urdu Prose Translations: A Research Analysis)

Abstract:

Through translation, the knowledge and culture of one language is transferred to the other language. Translations have brought the knowledge and arts of the whole world within the reach of the nations. Urdu and Punjabi languages have been living side by side for centuries due to which there are many similarities and common elements. The literature of both languages has a unique position in the literature of the world due to its uniqueness. Translations of Punjabi Sufi poetry into Urdu prose have been done frequently. Apart from this, Punjabi novels, short stories, idioms, proverbs and other genres have also been translated into Urdu. These translations are a very important means of conveying the literary treasure of Punjabi to Urdu readers. In this article, a research review of Punjabi-to-Urdu translations will be presented, from which the common literary trends between Urdu and Punjabi can be traced. Furthermore, it will also be known which genres and topics have been translated less so that adequate steps can be taken to promote mutual translations in these fields.

Keywords: *Punjabi, Urdu, Prose Translations, Sufi Poetry, Punjabi-to-Urdu, Literary Trends, Novel, Short Stories, Idioms, Proverbs.*

پنجابی سے اردو نثری تراجم میں پنجابی کے صوفی شعراء کے کلام کے اردو تراجم سب سے زیادہ ہیں جس کا مقصد ان صوفیاء کی برداشت، امن اور محبت کے پیغام کو عام کرنا ہے۔ پنجابی سے اردو نثری تراجم کے تحقیقی جائزہ کو بہتر طریقے سے بیان کرنے کے لئے اسے چھ ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ ان ادوار میں ہونے والے تراجم کے رجحانات و میلانات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکے۔ پہلا دور 1900ء سے 1970ء تک ہونے والے تراجم پر مشتمل ہے، دوسرا دور 1971ء سے 1980ء، تیسرا 1981ء سے 1990ء، چوتھا 1991ء سے 2000ء، پانچواں 2001ء سے 2010ء اور چھٹا دور 2011ء سے 2022ء تک کے تراجم پر مشتمل ہے۔

پنجابی سے اردو نثری تراجم میں سب سے پہلا نثری ترجمہ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کے ابیات کا ہے جسے منشی چیشتی رام مشتاق فریدکوٹی نے "ارشادات فریدی" کے نام سے اردو نثر میں ڈھالا ہے۔ کتاب میں مترجم کی طرف سے حقوقِ محفوظ کی تختی کے ساتھ یکم مئی 1927ء کی تاریخ مرقوم ہے جس سے تاریخِ ترجمہ اخذ کی گئی ہے۔[1] اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ابیات کی تشریح و توضیح میں قرآن و حدیث اور مثنوی مولانا روم کے حوالے بھی دیئے گئے ہیں۔ دوسرا نثری ترجمہ علامہ محمد عزیز الرحمٰن کا خواجہ غلام فرید کی کافیوں پر مشتمل کتاب "دیوان فرید" کا ہے۔ یہ کتاب پہلی بار 1944ء میں شائع ہوئی۔ اسے خواجہ غلام فرید کے دیوان کا پہلا اردو نثری ترجمہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ جسے اردو اکیڈمی، بہاولپور متعدد بار شائع کر چکی ہے۔ ترجمہ کرتے وقت مترجم نے دستیاب تمام قلمی اور مطبوعہ دواوین سے استفادہ کیا ہے۔[2] ترجمہ کے ساتھ مناسب تشریح کا بھی التزام کیا گیا ہے، تلمیحات و استعارات کی توضیح بھرپور انداز میں کی گئی ہے۔ الحاقی اشعار کی نشاندہی یہ ظاہر کرتی ہے کہ مترجم نے ترجمہ کے ساتھ تدوین و تحقیق پر بھی بھرپور توجہ دی ہے تاکہ ایک مستند نسخۂ کلام قارئین تک پہنچایا جاسکے۔

1964ء میں ڈاکٹر مہر عبدالحق نے لوک گیتوں کو مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا اردو نثری ترجمہ "سرائیکی لوگ گیت" کے عنوان سے کیا جسے بزم ثقافت ملتان نے شائع کیا۔ اس ترجمے میں پنجاب کی تہذیب و ثقافت کے رنگ جابجا بکھرے دکھائی دیتے ہیں اور قاری ان گیتوں کے سحر میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بہاولپور کے معروف شاعر مولوی لطف علی بہاولپوری کی مثنوی کا اردو نثری ترجمہ بشیر احمد ظامی بہاولپوری نے "سیف الملوک" کے نام سے کیا جسے اردو اکیڈمی بہاولپور نے 1964ء میں شائع کیا۔ متن کے ساتھ مشکل الفاظ کے معانی اور نثری ترجمہ دیا گیا ہے جو متن کے عین مطابق ہے، ترجمے کی زبان سادہ اور آسان ہے۔ ترجمہ میں قدیم اور غیر معروف الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال کو مطالب و معانی پہنا کر ترجمہ کا حق بخوبی ادا کیا گیا ہے۔[3] سردار گنڈا سنگھ مشرقی نے بابا گورونانک کی تصنیف "جپ جی

صاحب" کا اردو ترجمہ 1969ء میں "ترجمہ جپ جی صاحب" کے نام سے کیا جسے باغ میموریل سوسائٹی روپڑ، بھارت نے شائع کیا۔ اس کتاب میں گورمکھی پنجابی متن، پنجابی شاہ مکھی متن، اردو نثری ترجمہ اور تشریح بھی دی گئی ہے۔

گزشتہ سطور میں 1900ء سے 1970ء کے درمیان کئے جانے والے پنجابی سے اردو نثری تراجم پر روشنی ڈالی گئی۔ اس دور میں متذکرہ تراجم کی رفتار کافی سست روی کا شکار رہی۔ 1971ء سے 1980ء تک کے عشرے میں بھی تراجم کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی۔ اس عشرے کا پہلا ترجمہ بابا فرید کے اشلوکوں کا ہے جو گورو گرنتھ صاحب کا حصہ ہیں۔ یہ ترجمہ سردار گوربچن سنگھ طالب نے 1973ء میں اپنی کتاب "حضرت بابا شیخ فریدالدین گنج شکرؒ" میں کیا۔ اس کتاب کو بابا فرید میموریل سوسائٹی، پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ، بھارت نے شائع کیا۔ ترجمہ بامحاورہ اور سلیس اردو کا عمدہ نمونہ ہے۔ اسی سال کتابی سلسلہ قومی سوانح حیات کے تحت گربچن سنگھ طالبؔ نے "بابا شیخ فرید" کے عنوان سے ایک اور کتاب مرتب کی جسے نیشنل بک ٹرسٹ انڈیا، نئی دہلی نے 1973ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں دیئے گئے بابا فرید کے اشلوکوں کا اردو ترجمہ عتیق صدیقی نے کیا۔ اس کتاب میں پنجابی متن کے بغیر صرف اردو ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔

1973ء میں پروفیسر عطا محمد دلشاد کلانچوی کی کتاب "منتخب دیوان خواجہ غلام فرید" کے عنوان سے اردو اکیڈمی بہاولپور کی طرف سے شائع ہوئی جس میں اردو نثری ترجمہ کو تشریحات و متن سے بھی آراستہ کیا گیا ہے۔ رتن سنگھ نے بابا فرید کے اشلوکوں کا اردو نثری ترجمہ "شلوک شیخ بابا فرید شکر گنج" کے عنوان سے کیا۔ اس کتاب کو نامی پریس لکھنؤ بھارت نے دسمبر 1974ء میں شائع کیا۔ ترجمہ کے ساتھ متن بھی دیا گیا ہے اور ترجمہ کرتے وقت تشریحی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ حضرت سلطان باہو کے ابیات کو سلطان الطاف علی نے "ابیات باہوؒ" کے نام سے مرتب کیا اور اردو نثری ترجمہ و تشریح کا اضافہ کیا۔ 634 صفحات پر مشتمل اس ضخیم کتاب کو حاجی محمد اشفاق قادری لاہور نے 1975ء میں شائع کیا۔ حضرت سلطان باہوؒ کے خانوادے کی طرف سے یہ پہلا ترجمہ تھا جسے قبولِ عام نصیب ہوا۔ ترجمہ بیک وقت لفظی بھی ہے اور معنوی بھی، ترجمہ کے ساتھ ساتھ مبسوط تشریح بھی شامل ہے جس میں آیات الٰہی اور صوفیائے کرام کے اقوال و اشعار کے حوالے دیکر ان ابیات کے اپنے صحیح مدار میں مقام کی نشان دہی کی گئی ہے۔ (4)

ہفت زبان شاعر سچل سرمست کے کلام کا نثری ترجمہ "سرائیکی دیوان سچل سرمست" کے عنوان سے صدیق طاہر نے 1978ء میں کیا جسے پاکستان فاؤنڈیشن لاہور نے شائع کیا۔ ترجمے کی زبان سادہ اور عام فہم ہے جس کا دانستگی سے التزام کیا گیا ہے۔ صوفیانہ شاعری کے اردو تراجم کے ساتھ ساتھ پنجابی روایتی شاعری کو بھی اردو کے قالب میں ڈھالا گیا۔ مشہور پنجابی لوک صنف "ماہیا" پنجاب کی تہذیب و ثقافت

میں اپنا خاص مقام رکھتی ہے۔ پنجابی کے ماہیوں کو اسلم جدون نے 1979ء میں "ماہیا" کے نام سے ہی کتابی صورت میں مرتب کیا جس میں اردو نثری ترجمے کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی دوسری بار اشاعت 1987ء میں لوک ورثہ اشاعت گھر اسلام آباد کی طرف سے کی گئی۔ پنجابی ثقافت سے جُڑی لوریوں کا انتخاب و اردو نثری ترجمہ "لوریاں" کے نام سے راجہ رسالو نے کیا جسے لوک ورثے کا قومی ادارہ اسلام آباد نے 1980ء میں شائع کیا۔

پنجابی سے اردو نثری تراجم کے تیسرے دور میں درود شریف کے فضائل اور صاحب درود ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار اقبال احمد فاروقی نے مولوی نبی بخش حلوائی کی منظوم پنجابی کتاب "شفاء القلوب" کے اردو نثری ترجمہ کے ذریعے کیا ہے۔ اس کتاب کو مکتبہ نبویہ لاہور نے 1982ء میں شائع کیا۔ لوک ادب کی ترویج میں حصہ لیتے ہوئے ارشاد احمد پنجابی نے ایک کتاب "لوک لوریاں" کے نام سے مرتب کی جو پنجابی ادبی لہر کی طرف سے 1982ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں انہوں نے پنجابی لوریوں کو جمع کیا اور ترتیب دے کر اردو نثری ترجمے کے ساتھ پیش کیا۔ حضرت سلطان باہوؒ کے ابیات کا اردو نثری ترجمہ سید صفدر حسین سروری قادری نے "عرفانِ باہوؒ" کے نام سے کیا جسے مکتبہ سلطانیہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ نے 1982ء میں شائع کیا۔ اس ترجمہ میں سلطان الطاف علی کے ترجمہ ابیات باہو سے مدد لی گئی ہے۔[5] بابا گورونانک جی کی تصنیف "جپ جی" کا اردو ترجمہ سردار گربچن سنگھ خالصہ نے 1982ء میں کیا۔ اس کتاب کے ناشر مترجم خود ہیں۔ ترجمہ متن کے قریب تر ہے اور اس میں غیر ضروری الفاظ و تشریحات سے اجتناب کیا گیا ہے۔

پنجابی لوک کہانیوں کو ارشاد احمد پنجابی نے "کہانیاں من بھانیاں" کے نام سے جمع کیا اور ان کا اردو نثری ترجمہ بھی شامل کیا۔ یہ کتاب پنجابی ادبی لہر لاہور کی طرف سے 1982ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کے ذریعے پنجابی لوک ادب کو اردو زبان کے قارئین تک پہنچانے کا اہتمام کیا گیا۔ کتاب میں متن اور ترجمہ موجود ہونے کے باعث اردو اور پنجابی میں موجود مشترکات پر بھی غور کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بابا فرید پر ایک کتاب بلونت سنگھ آنند نے مرتب کی جس میں بابا فرید کے بارے میں مختلف مضامین دیئے گئے ہیں۔ جن کے اندر موقعہ کی مناسبت سے بابا فرید کے اشلوکوں کا صرف اردو ترجمہ از مہر افشاں فاروقی دیا گیا ہے۔ اس کتاب کو ساہتیہ اکیڈمی نئی دہلی بھارت نے 1984ء میں شائع کیا۔ شعراء کے خطوط ادب میں خصوصی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ پنجابی میں بھی میاں محمد بخش کے منظوم خطوط ادبی چاشنی سے لبریز ہیں۔ ان خطوط کا اردو نثری ترجمہ افضل پرویز نے 1985ء میں کیا اور انہیں کتابی شکل میں "چٹھیاں" کے نام سے لوک ورثہ اشاعت گھر اسلام آباد نے شائع کیا۔ خطوط کے پس منظر اور سیاق و سباق کا حوالہ بھی ساتھ

ساتھ دیا گیا ہے جس سے خطوط کے مشتملات کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

بابا فرید کے اشلوکوں کا اردو ترجمہ سردار گربچن سنگھ خالصہ نے 1985ء میں اپنی کتاب "صوفی اعظم حضرت بابا شیخ فرید گنج شکر، حیات اور کارنامے" میں کیا۔ ترجمے کے ساتھ مشکل الفاظ کے معانی بھی دیئے گئے ہیں۔ بابا فرید کی حیات اور ان سے متعلق دیگر معلومات بھی تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ بابا بلھے شاہ کی کافیوں کا اردو نثری ترجمہ ضمیر اظہر نے "ارشادات بلھے شاہ" کے عنوان سے 1987ء میں کیا۔ جس کی اشاعت اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے کی گئی۔ اس کتاب میں بابا بلھے شاہ کی منتخب کافیوں و دیگر کلام کا متن کے بغیر صرف اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ پہیلیاں کسی بھی زبان و ثقافت کی جامعیت وتنوع کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعے کسی قوم کی مجموعی قابلیت، اپنی ثقافت سے جُڑت اور سیاسی وسماجی حالات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ سلطان سکون نے ہندکو پنجابی کی پہیلیوں کو "بجھ میری بجھارت" کے عنوان سے 1987ء میں شائع کیا۔ کتاب میں پہیلی کی اہمیت اور مرتب کے کام کو مضامین کے ذریعے سراہا گیا ہے۔ کتاب میں 151 پہیلیاں اور ان کا نثری ترجمہ دیا گیا ہے جبکہ کتاب کے دوسرے حصے میں پہیلیوں کے جوابات مع پہیلی کی تشریح وتعبیر الگ سے دیئے گئے ہیں۔ پنجابی کے معروف ناول نگار فخر زمان کے پنجابی ناول "بندی وان" کا اُردو ترجمہ شائستہ حبیب نے "قیدی" کے نام سے 1989ء میں کیا جسے کلاسیک لاہور نے شائع کیا۔ ناول میں دنیا بھر کے مفکرین کے اقوال کو ہر باب کے شروع میں بزبان انگریزی درج کیا گیا ہے۔

پنجابی سے اردو نثری تراجم کے چوتھے دور (1991ء۔ 2000ء) کا آغاز شریف کنجاہی کے اردو نثری ترجمہ "ہیر وارث شاہ" سے ہوتا ہے، جسے اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد نے 1991ء میں شائع کیا۔ متن ترجمہ کے ساتھ نہیں دیا گیا، ہیر وارث شاہ کے فارسی عنوانات کا بھی اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ ترجمہ میں پنجابی کے بعض الفاظ کے متبادل تلاش کرنے یا گھڑنے کی جگہ ان کو اسی طرح رہنے دیا گیا ہے اور آخر میں مفہوم کی وضاحت کر دی گئی ہے۔[(6)] عمر کمال خان نے "ملتانی واراں" کے نام سے ایک کتاب مرتب کی جسے بزم ثقافت ملتان نے 1991ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں دو واریں (epics) "مظفر خاں دی وار" از دلپت رائے لاہوری اور "مول راج دی وار" از سوبھا شجاع آبادی شامل ہیں۔ متن کے ساتھ ترجمہ مشکل الفاظ اور سلیس ترجمہ بزبانِ اردو دیا گیا ہے۔ بابا فرید کے آٹھ سولہ جشن ولادت کے موقع پر گنج شکر اکیڈمی نے ایک عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ کانفرنس کے مقالہ جات کو سید افضل حیدر اور آغا امیر حسین نے کتابی صورت میں مرتب کیا اور آخر میں بابا فرید کے کلام کا اردو نثری ترجمہ بھی شامل کیا گیا۔ اس کتاب کو 1992ء میں کلاسیک پبلشرز لاہور نے شائع کیا۔

محمد خلیل ثاقب نے میاں محمد بخش کی تصنیف معروف بہ "سیف الملوک" کا اردو نثری ترجمہ اور تشریح "آئینہ سلوک مطالب سیف الملوک" کے عنوان سے کی جسے نظامتِ اعلیٰ اوقات آزاد حکومت ریاست جموں وکشمیر مظفر آباد نے 20 اپریل 1996ء کو شائع کیا۔ اس ترجمہ کو سیف الملوک کا اولین اردو نثری ترجمہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مستنصر حسین تارڑ نے اپنے دو پنجابی ناولوں "فاختہ" اور "پکھیرو" کا اردو ترجمہ "پرندے" کے نام سے کیا۔ ناول پر تاریخ اشاعت اور ناشر کا نام درج نہیں ہے۔ "پکھیرو" کو 1998ء میں سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے شائع کیا تھا۔ تراجم کی فہرست میں زمانی ترتیب سے "پرندے" کو شامل کرنے کے لئے یہی سن اشاعت مان لیا گیا ہے۔ اس اردو ترجمہ کے لئے مستنصر حسین تارڑ نے سلیم الرحمٰن اور راشد جاوید احمد سے مدد لینے کا ذکر بھی کیا ہے۔ (7) سلطان سکون نے ہندکو پنجابی کی ضرب الامثال کو جمع کر کے ان کا اردو نثری ترجمہ اور تشریح "ہندکو ضرب الامثال" کے نام سے کی۔ اس کتاب کو مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد نے 1999ء میں شائع کیا۔ 278 صفحات کی اس کتاب میں کُل 792 ضرب الامثال مع ترجمہ وتشریح دی گئی ہیں۔

محمد اقبال نے "ابیات حضرت سلطان باہوؒ" کے عنوان سے اردو نثری ترجمہ کیا جو 2000ء میں شیخ محمد بشیر اینڈ سنز ناشران وتاجران کتب لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا۔ میاں ظفر مقبول نے تمام پنجابی صوفی شعراء کے کلام کو اردو روپ دیا ہے۔ اسی سلسلے میں ان کی کتاب "کلام حضرت بلھے شاہ" مکتبہ دانیال پبلشرز کی طرف سے 2000ء میں شائع ہوئی۔ کتاب میں متن کے ساتھ مشکل الفاظ کے معانی اور اردو نثری ترجمہ دیا گیا ہے۔ مکتبہ دانیال لاہور نے ہی ہیر وارث شاہ کا اردو نثری ترجمہ از حمید اللہ شاہ ہاشمی بھی 2000ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں دیئے گئے متن کی تدوین واصلاح بھی مترجم نے خود ہی کی ہے۔ پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی نے فضل شاہ کی شہرہ آفاق تصنیف سوہنی مہینوال کی تحقیق، تدوین اور اردو نثری ترجمہ بھی "سوہنی مہینوال" کے نام سے کیا جسے مکتبہ دانیال لاہور نے 2000ء میں شائع کیا۔

پنجابی سے اردو نثری تراجم کے پانچویں دور (2001ء۔ 2010ء) میں پاکستانی ادب کی درسیات کے سلسلہ میں مقتدرہ قومی زبان پاکستان، اسلام آباد نے 2002ء میں "سسّی پنوں ہاشم شاہ" کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی جس کے محقق ومترجم شفیع عقیل تھے۔ خواجہ غلام فرید کے دیوان کا اردو نثری ترجمہ خواجہ طاہر محمود کوریجہ نے کیا جسے الفیصل ناشران وتاجران کتب نے 2002ء میں شائع کیا۔ ترجمے کے ساتھ متن اور مشکل الفاظ کے معانی بھی درج کیے گئے ہیں۔ ترجمہ نہایت مختصر سلیس، بامحاورہ اور ادبی چاشنی لئے ہوئے ہے۔ ترجمہ کرتے وقت حتی الوسیع کوشش کی گئی ہے کہ خواجہ صاحب کا مافی الضمیر انہی کے انداز میں پیش کیا جاسکے۔ (8) پاک عرب ریفائنری لمیٹڈ پاکستان کی طرف سے بابا فرید کا منتخب

کلام مع اردو نثری ترجمہ ''انتخاب کلام بابا فرید'' کے نام سے 2002ء میں شائع کیا گیا۔ یوسف مثالی نے بابا فرید کے منتخب کلام کو ترتیب دے کر اس کا اردو نثری ترجمہ '' کلام فریدؒ گنج شکرؒ'' کے نام سے کیا جسے مشتاق بُک کارنر لاہور نے 2003ء میں شائع کیا۔ بابا فرید کے کلام کا اردو نثری ترجمہ از پروفیسر محمد یونس حسرت بک ہوم لاہور نے 2004ء میں شائع کیا۔ ڈاکٹر ظہیر احمد شفیق کے مطابق مترجم کی پنجابی زبان پر گرفت نہیں ہے جس کے باعث خالص پنجابی الفاظ کا اردو ترجمہ پیش نہیں کیا گیا اور بعض مقامات پر معنوی اعتبار سے بھی درست ترجمہ نہیں کیا گیا۔ (9)

صوفی کلام کے تراجم کے سلسلے میں بابا بلھے شاہ کے کلام کا اردو نثری ترجمہ از سلیم اختر ''تیرے عشق نچایا'' کے نام سے بک ہوم پبلشرز نے 2004ء میں شائع کیا۔ کتاب میں بابا بلھے شاہ کی حیات وفن کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔ بابا بلھے شاہ کے مکمل کلام کا اردو نثری ترجمہ ڈاکٹر انعام الحق جاوید اور ڈاکٹر امجد بھٹی نے '' کلام بلھے شاہ'' کے نام سے 2004ء میں کیا جسے عزیز پبلشرز، لاہور نے شائع کیا۔ بعد ازاں دونوں مترجمین نے شاہ حسین کے کلام کو '' کلام شاہ حسین'' کتاب کے ذریعے اردو نثری ترجمے کے ساتھ پیش کیا۔ عزیز پبلشرز، لاہور نے اس کتاب کی اشاعت 2005ء میں کی۔ ترجمے کے ساتھ ساتھ بعض جگہ تشریح اور مشکل الفاظ کے معانی بھی دیئے گئے ہیں۔ حضور ﷺ کے حلیہ مبارک کا بیان پنجابی شاعری کی روایت میں شامل ہے اور اس سلسلے کو ''حلیہ مبارک'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ محمد اسلم وثیر کے آباؤ اجداد میں سے مولانا علامہ احمد وثیر چشتی نظامی نے حلیہ مبارک پر دو نظمیں پنجابی اور فارسی میں تحریر کیں، ان نظموں کا منثور اردو ترجمہ محمد اسلم وثیر نے ''موج نور'' نامی کتاب میں پیش کیا جسے مکتبہ جمالِ کرم لاہور نے 2006ء میں شائع کیا۔

پنجابی صوفی شعراء کے کلام کے اردو تراجم کے سلسلے میں بابا بلھے شاہ کے کلام کا اردو نثری ترجمہ اسیر عابد نے 2006ء میں کیا۔ اس ترجمہ کو محکمہ اطلاعات وثقافت و امور نوجوانان، حکومت پنجاب لاہور نے شائع کیا۔ اس ترجمہ میں کافیوں کے علاوہ ''اٹھوارہ''، ''بارہ ماہ''، ''دوہڑے''، اور ''گنڈھاں'' کا بھی ترجمہ شامل ہے۔ پروفیسر محمد یونس حسرت نے حضرت سلطان باہو کے ابیات کو اردو نثری قالب میں ڈھالا۔ اس کتاب کو بُک ہوم لاہور نے 2005ء میں شائع کیا۔ متن کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دے کر متن اور ترجمہ آمنے سامنے درج کئے گئے ہیں۔ ترجمے کی زبان سادہ اور عام فہم ہے جس سے مشکل الفاظ کی تفہیم میں کسی قسم کا مسئلہ پیدا نہیں ہوتا۔ کلام بابا فرید کا اردو نثری ترجمہ ''ابیات فرید'' کے عنوان سے شریف کنجاہی نے کیا جسے اکادمی ادبیات پاکستان نے 2006ء میں شائع کیا۔ ابیات کے ترجمے کے ساتھ ساتھ کتاب میں بابا فرید کے کلام کی مشکلات، ان کی حیات وفرمودات کے بارے میں مضامین بھی شامل ہیں۔

مخمور جالندھری نے بابا گورونانک کے کلام کا اردو نثری ترجمہ "کلام گرونانک" کے عنوان سے کیا جسے بک ہوم لاہور نے 2006ء میں شائع کیا۔ اس کتاب کی تدوین بھائی جودھ سنگھ نے کی۔ کتاب کے آغاز میں بابا گورونانک کی حیات وتعلیمات کے بارے میں ایک مضمون بھی شامل کیا گیا ہے۔ اکرم شیخ نے "ہیر وارث شاہ" کے عنوان سے ہی سید وارث شاہ کی تخلیق ہیر کو اردو ترجمے کے ساتھ پیش کیا۔ یہ ترجمہ بُک ہوم نے 2010ء میں شائع کیا۔ کتاب کے آغاز میں اکرم شیخ نے ہیر وارث شاہ کے بارے میں کچھ تحقیقی وتنقیدی اشارات ایک مختصر مضمون کے ذریعے پیش کئے ہیں۔ ترجمہ آمنے سامنے دینے کی بجائے ہر بند کا ترجمہ اس کے نیچے ہی دیا گیا ہے جس سے قصّے کا تسلسل ٹوٹنے نہیں پاتا۔ ہیر وارث شاہ کا ایک اور اردو نثری ترجمہ امجد علی بھٹی اور احسان اللہ طاہر نے "ہیر وارث شاہ" کے عنوان سے کیا جسے فکشن ہاؤس لاہور نے 2007ء میں شائع کیا۔ ابو احمد غلام حسن اویسی قادری نے بابا فریدؒ کی حیات وکلام پر مبنی کتاب "شرح دیوان فرید گنج شکرؒ المعروف فیضان الفریدؒ" کے عنوان سے مرتب کی جسے مشتاق بُک کارنر لاہور نے 2007ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں بابا فریدؒ کے کلام کا تشریحی ترجمہ کیا گیا ہے۔

لوک ادب کسی بھی خطے کی تہذیب وثقافت کا چہرہ ہوتا ہے۔ ظفر لاشاری نے "سرائیکی لوک سہرے" کے عنوان سے سہروں کو جمع کر کے ان کا اردو ترجمہ کیا ہے جسے لوک ورثہ اسلام آباد اور الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور نے مشترکہ اشاعتی پروگرام کے تحت دسمبر 2007ء میں شائع کیا۔ قصّہ سوہنی مہینوال متعدد شعراء نے تصنیف کیا مگر فضل شاہ نواں کوٹی کا قصّہ بے حد مقبول ہوا۔ اس قصّہ کی تدوین اور اردو نثری ترجمہ ڈاکٹر انوار احمد اعجاز نے "سوہنی مہینوال" کے عنوان سے کیا جسے بُک ہوم لاہور نے 2007ء میں شائع کیا۔ اس ترجمہ کے لئے متن جے ایس سنت سنگھ کے مطبوعہ 1906ء اور 1916ء، ڈاکٹر فقیر محمد فقیر کے 1965ء، عارف علی میر ایڈووکیٹ کے 2003ء اور فضل شاہ تعلیمی بورڈ کے 2005ء کے متون سے لیا گیا۔[10] ترجمہ فن ترجمہ نگاری کے اصولوں کے برعکس اور موثر نہیں ہے۔ معروف پنجابی شاعر ہاشم شاہ کے قصّے "سسی پنوں" کا اردو نثری ترجمہ اسی عنوان کی حامل کتاب کے ذریعے ڈاکٹر انوار احمد اعجاز نے کیا۔ یہ کتاب بک ہوم کی طرف سے 2007ء میں شائع ہوئی۔ ہاشم شاہ کی زندگی، فن اور "سسی پنوں" کی تدوین کے حوالے سے مضامین بھی کتاب کے آغاز میں دیئے گئے ہیں۔ ترجمے کے ساتھ اصل متن بھی درج کیا گیا ہے۔

پنجابی لوک داستانوں کے اردو تراجم کے سلسلہ میں قصہ سسی پنوں کو سائیں مولا شاہ نے بھی پنجابی زبان میں تصنیف کیا جس کا منثور اردو ترجمہ بزم مولا شاہ لاہور کے تحت ڈاکٹر میاں ظفر مقبول نے 2008ء میں کیا۔ کتاب میں متن وترجمہ سے پہلے مختلف ادوار میں لکھے گئے قصہ "سسی پنوں" کا تقابلی

جائزہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ مذکورہ قصے کے خصائل بھی بیان کیئے گئے ہیں۔ سائیں مولا شاہ کی اس تصنیف کا یہ واحد ترجمہ ہے۔ دیگر زبانوں کی طرح سرائیکی پنجابی ادب میں بھی لوریوں کا ایک بھرپور خزانہ موجود ہے۔ قدسیہ قاسم نے سرائیکی پنجابی لوریاں جمع کر کے ان کا اردو نثری ترجمہ کیا ہے جسے ضوریز پبلی کیشنز ملتان نے "سرائیکی لوریاں" کے عنوان سے 2009ء میں شائع کیا۔ اس کتاب کا انتساب ماؤں کے نام کیا گیا ہے۔

میاں محمد بخش کی تصنیف "سیف الملوک" کا اردو نثری ترجمہ انور مسعود نے کیا جسے محکمہ اطلاعات و ثقافت و امور نوجوانان حکومت پنجاب لاہور نے 2009ء میں شائع کیا۔ یہ ترجمہ دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ فارسی عنوانات کا بھی اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے جبکہ متن اور ترجمہ آمنے سامنے دیئے گئے ہیں۔ سلیم اختر نے "مائے نی میں کینوں آکھاں" کے عنوان سے شاہ حسین کے کلام کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ جسے بک ہوم لاہور نے 2006ء میں شائع کیا۔ اس دور کا آخری ترجمہ ابیاتِ حضرت سلطان باہوؒ کا ہے جسے پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی نے "شرح ابیاتِ باہوؒ" کے عنوان سے کیا۔ اس کتاب کو زاویہ پبلشرز لاہور نے 2010ء میں شائع کیا۔

پنجابی سے اردو تراجم کا چھٹا دور (2011ء۔ 2022ء) شاہ حسین کے کلام کے ترجمہ سے شروع ہوتا ہے۔ یہ اردو ترجمہ محمد محسن نے "سوانح و کلام حضرت شاہ حسینؒ" کے عنوان سے کیا جس ادارہ پیغام القرآن لاہور نے 2011ء میں شائع کیا۔ انہوں نے ہیر وارث شاہ کا آسان اردو ترجمہ بھی "ہیر وارث شاہ" کے عنوان سے کیا جسے ادارہ پیغام القرآن لاہور نے 2011ء میں شائع کیا۔ یہ دونوں تراجم تجارتی مقاصد کے تحت شائع کیئے گئے اس لئے ان میں اغلاط کی بھرمار ہے۔ بابا فریدؒ کے کلام کو جاوید اقبال نثار نے "روح الکلام، بابا فریدؒ گنج شکرؒ" کے نام سے مرتب کر کے اردو نثری ترجمہ کے ساتھ منظوم ترجمہ جدید پنجابی، منظوم ترجمہ اردو اور شرح کا بھی اہتمام کیا ہے۔ اس کتاب کو الفیصل ناشران و تاجران کتب لاہور نے اکتوبر 2012ء میں شائع کیا۔ ترجمہ کرتے ہوئے خصوصی طور پر اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ الفاظ کو اُن کے اصل کے قریب سے قریب تر رکھا جائے تاکہ پڑھنے والے کے ذہن میں صُورتی وصوتی الجھن پیدا نہ ہو۔ (11) خواجہ غلام فرید کے دیوان کا اردو نثری ترجمہ پروفیسر حمید اللہ ہاشمی نے "دیوان خواجہ غلام فریدؒ" کے نام سے کیا۔ اس ترجمے کو پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگویج، آرٹ اینڈ کلچر لاہور نے 2013ء میں شائع کیا۔ متن اور ترجمہ آمنے سامنے درج کیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ خواجہ غلام فرید کی حیات و کلام کے بارے میں مضامین بھی اس کتاب کا حصہ ہیں۔

ابیاتِ باہوؒ کا اردو نثری ترجمہ وتشریح "شرح ابیات باہوؒ" کے عنوان سے محمد علی چراغ نے کیا۔

نذیر سنز پبلشرز لاہور نے اس کتاب کی اشاعت 2013ء میں کی۔ متن کے ساتھ ترجمہ و تشریح کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اسی طرح تنویر بخاری نے "ہیر وارث شاہ" کے عنوان کے تحت ہیر وارث شاہ کا منثور اردو ترجمہ کیا۔ اس کتاب کو نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد نے 2013ء میں شائع کیا۔ متن کے چناؤ کے سلسلے میں مترجم نے ہیر وارث کے موجود تقریباً تمام متون سے استفادہ کیا ہے۔ کتاب کے آغاز میں ہیر وارث شاہ کے مختلف متون کے بارے میں تحقیقی رائے ایک مضمون کے ذریعے شامل کی گئی ہے۔ ہیر وارث شاہ کے قصّے کا خلاصہ دینے کے ساتھ ساتھ فرہنگ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ ترجمہ کے سلسلہ میں کوشش کی گئی ہے کہ لفظی ترجمہ کو ترجیح دی جائے، تاہم بعض مقامات پر بامر مجبوری مفہومی ترجمہ سے بھی کام لیا گیا ہے۔ (12)

شاہ حسین کی کافیوں کا اردو نثری ترجمہ شفقت تنویر مرزا نے "کافیاں شاہ حسین" کے نام سے کیا جسے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر نے 2014ء میں شائع کیا۔ اس کتاب میں انہوں نے شاہ حسین کے کلام کو مرتب کرنے کے بعد اردو نثری ترجمہ کا بھی اہتمام کیا ہے۔

پنجابی کے روایتی قصوں سے ہٹ کر سائیں مولا شاہ مجیٹھوی نے ایک منفرد عشقیہ داستان "بُگا مل بشنو" کے نام سے تصنیف کی۔ اس کتاب کا منثور اردو ترجمہ ڈاکٹر میاں ظفر مقبول نے کیا جس کی اشاعت بزم مولا شاہ نے 2014ء میں کی۔ ترجمہ سے قبل کتاب میں سائیں مولا شاہ کی حیات اور فن کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ مزید برآں متذکرہ قصے کے جزئیات اور امتیازات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ چودھری محمد انور بسرا نے میاں محمد بخشؒ کی مثنوی "سفر العشق" معروف بہ "سیف الملوک" کا اردو نثری ترجمہ بعنوان "سَیفُ المُلوک و بَدیعُ الجمال" کیا جسے ہجویری بُک شاپ لاہور نے فروری 2015ء میں شائع کیا۔ ڈاکٹر امجد علی بھٹی نے بابا فرید کے ابیات کا اردو نثری ترجمہ "کلام بابا فرید" کے عنوان سے کیا۔ اس کتاب کو نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد نے 2015ء میں شائع کیا۔ کتاب میں اردو ترجمہ کے ساتھ فرہنگ بھی دی گئی ہے۔ ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد نے "اشلوک" کے نام سے بابا فرید کے منتخب حکیمانہ کلام کا اردو نثری و منظوم ترجمہ کیا۔ اس کتاب کو ادارہ یادگار غالب، کراچی نے 2017ء میں شائع کیا۔ اصل متن، منظوم و منثور ترجمہ کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے معانی بھی دیئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر کے مطابق یہ ترجمہ متن کے قریب ترین ہونے کی وجہ سے بابا فرید کے فکر کی تفہیم اور ترسیل میں معاون ہے۔ (13)

اسی دور کے تراجم میں ایک نیا اضافہ بابا بلھے شاہ کے کلام کا اردو ترجمہ ہے جسے ڈاکٹر محمد ریاض شاہد نے "بلھے شاہ" کے عنوان سے سرانجام دیا۔ کتاب میں انگریزی ترجمہ بھی دیا گیا ہے جو منتظر اقتدار مہدی کا کیا ہوا ہے۔ مظہر پبلیکیشنز فیصل آباد نے یہ کتاب 2017ء میں شائع کی۔ میاں محمد بخش کی شہرہ آفاق

تصنیف "سیف الملوک" کا اردو نثری ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر سید اختر جعفری نے کیا جسے "جمال سیف الملوک" کے نام سے جہانگیر ورلڈ ٹائمز پبلی کیشنز لاہور نے 2020ء میں شائع کیا۔ یہ ترجمہ دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ ترجمہ وتشریح کے ساتھ فرہنگ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ پنجابی صوفی شاعر سائیں مولا شاہ کی تصنیف "ہیر و رانجھا" کا منثور اردو ترجمہ ڈاکٹر میاں ظفر مقبول نے "ہیر و رانجھا سائیں مولا شاہؒ" کے عنوان سے کیا۔ بزم مولا شاہ لاہور کی طرف سے 2020ء میں اس کتاب کی اشاعت کی گئی۔ سائیں مولا شاہ کی حیات وفن پر مضامین کو بھی کتاب میں جگہ دی گئی ہے۔ اصل متن کے بعد مشکل الفاظ کے معانی اور پھر ترجمہ دیا گیا ہے۔

پیر مہر علی شاہؒ کے پنجابی کلام کا ڈاکٹر صغرا صدف نے "کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا" کے عنوان سے اردو نثری ترجمہ کیا جسے پنجاب انسٹیٹیوٹ آف لینگوئج، آرٹ اینڈ کلچر لاہور نے 2020ء میں شائع کیا۔ حضرت سلطان باہوؒ کے پنجابی ابیات کو مرتب کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ اور شرح حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن نے "ابیاتِ باھُوؒ کامل" کے عنوان سے کیا جسے سلطان الفقر پبلیکیشنز، لاہور نے اکتوبر 2022ء میں شائع کیا۔ شری گورونانک دیو جی کے کلام کا آسان اردو ترجمہ معہ تشریح "چپ جی" کے عنوان سے ڈاکٹر روبینہ شبنم نے کیا۔ روزن پبلشرز گجرات نے 2022ء میں اس کتاب کی اشاعت کی۔ ترجمہ سے قبل ترجمہ کے بارے میں "مقدمہ" کے عنوان کے تحت تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ ترجمہ کے ذریعے اصل متن کی تفہیم تو ممکن ہو سکتی ہے مگر اس میں موجود پوشیدہ فکر، فلسفہ اور وسعت کو نہیں پہنچا جا سکتا۔ مترجم نے خود بھی کتاب کے مقدمہ میں یہ اعتراف کیا ہے کہ ابھی تک بابا گورو نانک کے کلام کا کوئی ایسا ترجمہ نہیں ہو سکا جو ان کے کلام میں پائی جانے والی گہرائی اور وسعت کو صحیح طور پر ظاہر کر سکے۔(14) صوفی شعراء میں سے بابا فرید کے کلام کے تراجم سب سے زیادہ تعداد میں ہوئے۔ ان تراجم میں سے کچھ پر سن اشاعت درج نہیں تھا جن میں "دوہے بابا فرید جی" از پریمی، "دوہے بابا فرید جی" از شوبرت لعل ورمن اور "شلوک بابا فرید گنج شکرؒ" از خالد حسین و پروفیسر سیوا سنگھ شامل ہیں۔

پنجابی سے اردو نثری تراجم کے بغور جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان تراجم میں پنجابی صوفی شاعری کے تراجم سب سے زیادہ ہیں اور ایک ہی تخلیق کا ترجمہ متعدد بار کیا گیا ہے۔ مترجمین کے ذوق اور علمی صلاحیت کے مطابق تراجم بھی درجہ بدرجہ تفہیم کامل کا فریضہ سرانجام دیتے دکھائی دیتے ہیں۔ پنجابی صوفی شاعری کی مقبولیت کا اندازہ بھی اس کے اردو میں ہونے والے تراجم کی تعداد سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر پنجابی اصناف "ماہیا" اور "لوریاں" وغیرہ کے تراجم بھی اس بات کا ثبوت ہیں کہ اردو کے قارئین کو پنجابی ثقافت سے روشناس کروانے کی بھرپور سعی کی جاتی رہی ہے۔ مزید برآں پنجابی محاورات اور ضرب الامثال کو بھی اردو قالب میں ڈھالا گیا تا کہ پنجابی کے ثقافتی وتہذیبی ورثے

سے اردو قارئین کو بھی متعارف کروایا جا سکے۔ واریں (epics) اور پہیلیاں بھی اردو تراجم کی فہرست کا خصوصی حصہ ہیں جن کے ذریعے پنجابی کے فروغ اور تفہیم کی راہ قدرے ہموار ہوئی ہے۔ پنجابی افسانے اور ناول کو بھی اردو ترجمہ کے ذریعے اردو کے بڑے دائرہ میں لانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے جس سے پنجابی تخلیقات کی رسائی اردو قارئین تک ممکن ہوئی ہے اور پاکستان کے دیگر صوبوں کے لوگ بھی پنجابی شاعری اور نثر سے محظوظ ہو سکتے ہیں۔

References:

* Director, Punjab Institute of Language, Art & Culture, Lahore.

** Head of Urdu Department, Lahore Garrison University, Lahore.

1. Munshi Jaishi Ram Mushtaq (Translator)-Irshadat-e-Faridi (Lahore: Allah Waley Ki Qaumi Dukan, 1927)8.
2. Muhammad Aziz-ur-Rahman, Allama (Compiler & Translator) Diwan-e-Farid (Bahawalpur: Urdu Academy, 1995) 11.
3. Muhammad Bashir Ahmad Zami Bahawalpuri (Translator)-Saif-ul-Malook (Bahawalpur: Urdu Academy, 1964) 6.
4. Altaf Ali, Sultan (Compiler & Translator)-Abiat-e-Bahu (Lahore: Haji Muhammad Ashfaq Qadri, 1975) J.
5. Sadfar Hussain sarwari Qadri (Translator)-Irfan-e-Bahu (Gujranwala: Maktaba Sultania Gakhar, 1982) 96.
6. Sharif Kunjahi (Translator)-Heer Waris Shah (Islamabad: Academy of Letters Pakistan, 1991) 20.
7. Mustansar Hussain Tarar (translator)-Parindey (1998) 4.
8. Tahir mahmood Koreja, Khawaja (Compiler & Translator)-Diwan Khawaja Farid (Lahore: Al-Faisal Nashran & Tajran Kutab, 2006) 140.
9. Zaheer Ahmad Shafiq, Dr.- Punjabi Adab Wich Tarjumay Di Rawaet (Lahore: Faculty of Oriental Learning, Punjab University, 2016) 489.
10. Anwar Ahmad Ejaz (Compiler & Translator)-Sohni Mahinwal (Lahore: Book Home, 2007) 19.
11. Javed Iqbal Sattar (Translator)-Rooh-ul-Kalam, Baba Farid Ganj Shakar (Lahore: Al-Faisal Nashran & Tajran Kutab, 2012) 51.
12. Tanvir Bukhari (Translator)-Heer Waris Shah (Islamabad: National Book Foundation, 2013) 25.
13. Arshad Mahmood Nashad (Translator)-Ashlok (Karachi: Idara Yadgar-e-Ghalib, 2017) 13-14.
14. Robina Shabnam (Translator)-Jap Ji Sahib (Gujrat: Rozan Publishers, 2022)8.